بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ درس ۸

صفات خداوند

خداوند عالم کی صفات کو دو اہم قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے،

(الف) صفات ثبوتیہ (ب) صفات سلبیہ

(الف) صفات ذاتی (ب) صفات فعلی[1]۔

صفات ثبوتیہ

ان صفات کو کہتے ہیں کہ جن کو خداوند عالم کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، یعنی تمام کمالات کو اللہ تبارک وتعالی کی ذات کے لئے ثابت کرنا، اگرچہ وہ کمالات مخلوق میں بھی پائے جاتے ہوں لیکن فرق یہ ہے کہ وہ کمالات اللہ جل شانہ کی ذات سے جب متصف کئے جاتے ہیں تو لا محدود طریقہ سے متصف کئے جاتے ہیں۔ اسی لئے صفات ثبوتیہ کو صفات کمالیہ بھی کہتے ہیں اور بعض نے ان صفات کو صفات جلالیہ کے نام سے بھی ذکر کیا ہے۔ جیسے صفت علم، صفت قدرت اور صفت حیات۔

صفات سلبیہ

وہ صفات ہیں کہ جنکو اللہ تبارک وتعالی کی ذات اقدس سے منزہ کیا جائے۔ یعنی ہر طریقہ کے نقص اور عیب سے اسکی ذات اقدس کو پاک مانا جائے۔ صفات سلبیہ کو صفات جلالیہ یا صفات تنزیہیہ اور صفات تقدیسیہ کے نام سے بھی یاد کیا گیا ہے۔[2]

صفات ذاتی

وہ صفات ہیں کہ جو ہمیشہ اللہ جل جلالہ کی ذات کے ساتھ ہیں اور اسکی ذات سے بغیر کسی واسطہ کے سمجھی جاسکتی ہیں یعنی ان صفات کو سمجھنے کے لیئے کسی دوسری چیز کی ضرورت نہیں۔ مثلا حیات، علم اور قدرت۔

صفات فعلی

وہ صفات ہیں کہ جو اللہ جل جلالہ اور مخلوق کے رابطہ کے ذریعہ سمجھ میں آتی ہیں اور بلا واسطہ فقط ذات خدا سے سمجھ میں نہیں آتے ہیں۔ مثلا رازقیت، خالقیت وغیرہ۔

خداوند عالم کی اہم ترین صفات میں اسکا 'واحد' اور 'احد' ہونا ہے۔ اسی لئے توحید اہم عقیدہ ہے، توحید یعنی یکتا جاننا، اکلوتا شمار کرنا۔ دوسرے الفاظ میں اللہ جل جلالہ کی ذات سے تعدد، شرکت اور کثرت کی نفی کرنا۔ اسلامی تعلیمات کا دار ومدار توحید اور وحدانیت خداوند عالم پر ہے۔ لہذا دین اسلام توحیدی دین ہے اور اسکا امتیاز یہ ہے کہ ہر قسم کے شرک کو مردود جانتا ہے اور اگر کوئی توحید کا انکار کرتا ہے تو وہ گویا وہ خداوند عالم کے وجود کا انکار رہا ہے۔

---

[1] رضا برنجکار، کلام وعقائد (توحید وعدل)۔ دانشکدہ علوم حدیث ۱۳۸۸

[2] جعفر سبحانی ومحمد محمد رضایی، اندیشہ اسلامی یک، نشر معارف، ص ۹۷-۹۸.

قرآن مجید میں عقیدہ توحید پر بے شمار آیات دلالت کرتیں ہیں، منجملہ

قُلْ هُوَ اللّـهُ أَحَدٌ	(اے رسول) کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے۔[3]
لَا إِلَـٰهَ إِلَّا أَنتَ	کوئی معبود نہیں سوائے تیرے۔[4]
اللَّـهُ لَا إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ	اللہ وہ ذات ہے جسکے علاوہ کوئی معبود نہیں۔[5]
لَا إِلَـٰهَ إِلَّا أَنَا	میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔[6]
أَنَّمَا هُوَ إِلَـٰهٌ وَاحِدٌ	بے شک معبود صرف ایک ہی ہے۔[7]

توحید پر عقلی استدلال

اگر فرض کیا جائے کہ (توحید کے خلاف) اس دنیا میں دو خدا ہیں، توان دو خداوں میں دو حالتیں قابل تصور ہیں:

پہلی حالت یہ کہ یہ دونوں خدا بالکل ایک جیسے ہیں انکے فیصلے ایک ہیں انکے افعال ایک جیسے ہیں اور دونوں میں کسی لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے۔

اس صورت میں اگر دونوں میں کوئی فرق اور امتیاز نہیں ہے تو اسکا مطلب دوئیت نہیں ہے۔ کیونکہ دوئیت کے لیئے کم از کم ایک فرق یا امتیاز ہونا ضروری ہے۔ دوسرے الفاظ میں کہا جائے کہ جب تک مابہ الامتیاز نہیں ہوگا تو اس وقت تک دو ہونا وجود میں نہیں آئے گا۔ اسکا مطلب یہ دونوں خدا ایک ہی ہیں اور کوئی دوئیت نہیں ہے۔

نتیجہ یہ کہ خدا ایک ہے۔

دوسری حالت یہ ہو سکتی ہے کہ دو خدا ہیں اور دونوں ایک دوسرے سے جدا ہیں، دونوں کے فیصلے الگ ہوتے ہیں اور دونوں خداوں کے سلیقے الگ ہیں لھذا آپس میں فرق اور امتیازی کیفیت رکھتے ہیں۔

اگر ایسا ہے تو اسکا مطلب کائنات میں دو خدا ہیں اور دونوں اپنے مزاج کے حساب سے دنیا چلا رہے ہیں اور اگر دونوں کے فیصلے اور تدبیریں الگ الگ ہوتی ہیں تو اسکا مطلب دونوں کے دنیا چلانے کا طریقہ بھی الگ ہونا چاہیئے۔ اس فرض کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دنیا میں ایک خاص نظم نظر نہیں آئے گا، افراتفری اور بے نظمی نظر آئے گی، جبکہ ایسا نہیں ہے۔ ہم برہان نظم میں ثابت کرچکے ہیں کہ دنیا میں نظم ہے۔ اگر دو خدا ہیں اور دونوں اس کائنات کو چلاتے ہیں تو ان دونوں میں اختلاف اور بے نظمی لازم ہے۔

لیکن اگر فرض کیا جائے کہ دو خدا ہیں لیکن یہ آپس میں اختلاف نہیں کرتے کیونکہ دونوں ساتھ میں دنیا نہیں چلاتے اور دونون مدبر نہیں ہیں، یعنی ایک خدا دوسرے خدا کے حق میں فیصلے لیتا ہے۔ تو اس فرض کا بھی نتیجہ یہ ہوا کہ مدبر اور دنیا کو چلانے والا در حقیقت ایک ہی ہے دو نہیں ہیں اور جو چلا رہا ہے وہی حقیقتا خدا ہے۔

---

[3] سورہ اخلاص 1

[4] سورہ انبیاء 87

[5] سورہ بقرہ 255

[6] سورہ نحل 2

[7] سورہ ابراہیم 52

نتیجہ یہ نکلا کہ خدا ایک ہی ہے اور اس دنیا کو چلانے میں اسکا کوئی شریک نہیں ہے۔ یہ استدلال در حقیقت امام صادق (علیہ السلام) کے بیان سے لیا گیا ہے کہ جسکو علامہ مجلسی نے بحار الانوار کی دوسری جلد کے باب توحید میں ذکر کیا ہے [8]۔

خداوند عالم نے اس دلیل کی طرف قرآن مجید میں اس طرح اشارہ فرمایا:

لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّـهُ لَفَسَدَتَا اگر زمین و آسمان میں اللہ کے سوا کوئی اور خدا ہوتا تو دونوں کا نظام برباد ہو جاتا [9]۔

امیر المومنین امام علی (علیہ السلام) نے اپنے فرزند ارجمند امام حسن مجتبیٰ (علیہ السلام) سے وصیت کے دوران فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور خدا ہوتا تو اس عالم میں اسکی نشانیاں نظر آتیں اور اسکی خدائی کے بھی آثار نظر آتے وہ بھی اپنی طرف سے کسی نبی یا رسول کو بھیجتا لیکن سوائے خدائے واحد کے اس کائنات میں کسی اور خدا کا کوئی اثر نظر نہیں آتا۔ [10]

---

[8] احتجاج طبرسی۔ اصول کافی ج1 ص81

[9] سورہ انبیاء 22

[10] نہج البلاغہ، نامہ 31